بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۳۹۶۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم :- چہارشنبہ ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ * ۱۵ فتح ۱۳۳۳ھش * ۱۵ دسمبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۲۲۶

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے گردے میں درد ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ مکرم و محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کو (جن پر فالج کا حملہ ہوا تھا) پہلے سے بہت افاقہ ہے اور آپ اب سہارا لے کر چند قدم چل سکتے ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

حادثہ جھمپیر کے ۱۳۷ دعاوی میں سے ایک سو سینتیس دعاوی کا تصفیہ کر دیا گیا

لاہور ۱۴ دسمبر۔ اس سال کے شروع میں جھمپیر کے مقام پر ریلوے کے حادثہ میں جن لوگوں کا نقصان ہوا اس سلسلہ میں ایک سو چھپن دعاوی پیش کئے گئے تھے ان میں سے ایک سو سینتیس کا تصفیہ کر دیا گیا ہے۔ آج نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے ایک پریس نوٹ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ آٹھ دعاوی کی تفصیلات چونکہ مکمل نہیں ہیں۔ اس لئے ان کا تصفیہ نہیں کیا جا سکا۔ آٹھ دعاوی تصدیق نہ ہونے کی وجہ سے فیصلہ کے بغیر پڑے ہیں۔ تین دعاوی ستمبر اور اکتوبر میں پیش کئے گئے تھے۔ ان پر غور کیا جا رہا ہے۔

گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کا اتفاق رائے سے فیصلہ کر لیا

کانفرنس نے ایک یونٹ کے مجوزہ صوبے کے انتظامی ڈھانچے کے متعلق ماہرین کی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنا شروع کر دیا

کراچی ۱۴ دسمبر۔ آج کراچی میں گورنروں ریاستی حکمرانوں صوبائی وزرائے اعلیٰ اور مرکزی وزراء کی کانفرنس شروع ہوئی۔ جس میں مغربی پاکستان کو ایک صوبہ بنانے کا اتفاق رائے سے فیصلہ کیا گیا۔ گورنر جنرل نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے صدارت کی۔ کانفرنس نے ایک یونٹ کے مجوزہ صوبے کے انتظامی ڈھانچے کے متعلق ماہرین کی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنا شروع کیا۔ کل اس کمیٹی کا پھر اجلاس ہو گا۔ جمعہ کو کانفرنس کے مکمل اجلاس میں اس کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔ کانفرنس میں چھبیس نمائندے شریک ہوتے اور اس کا اجلاس ڈھائی گھنٹے تک جاری رہا۔

سندھ چیف کورٹ میں مسٹر فیاض علی کے دلائل

کراچی ۱۴ دسمبر۔ آج سندھ چیف کورٹ میں ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے متعلق گورنر جنرل کے اختیارات کے بارہ میں اپنے دلائل جاری رکھے۔ انہوں نے کہا۔ قانون آزادی ہند کے سیکشن ۵ میں موجودہ نظم و نسق میں گورنر جنرل کو بادشاہ کی نمائندگی کے اختیارات دئے گئے تھے۔ اس کی رو سے دستوریہ کا اجلاس طلب کرنے غیر معینہ عرصہ تک ملتوی کرنے اور توڑنے کا شاہی اختیار بھی گورنر جنرل کو دیا گیا تھا۔

مسٹر فیاض علی نے زور دیا کہ قانون ۱۹۳۵ء کو قانون آزادی ہند ۱۹۴۷ء سے الگ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ۱۹۴۷ء کے قانون میں بعض ایسے اختیارات ہیں جو قانون ۱۹۳۵ء میں نہیں۔

عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۱۴ دسمبر۔ آج کراچی میں عوامی لیگ کی مجلس عاملہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حسین شہید سہروردی کو موجودہ سیاسی صورت حال سے نپٹنے کے پورے اختیارات دئے گئے ہیں۔

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۱۴ دسمبر۔ جمعرات کو وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی قیام گاہ پر پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس ہو گا۔

انڈونیشیا کا ہالینڈ پر الزام

جکارتا ۱۴ دسمبر۔ انڈونیشیا نے ہالینڈ پر الزام لگایا ہے کہ وہ ملکانہ کے نام نہاد باغیوں کو اسلحہ فراہم کر کے انڈونیشیا میں گڑبڑ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مغربی یورپ میں ایک سو تیس ہوائی اڈے

پیرس ۱۴ دسمبر۔ پیرس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ سال ختم ہونے تک شمالی اوقیانوس کے ادارے کے تحت ایک سو تیس ہوائی اڈے تیار ہو جائیں گے۔ ان ہوائی اڈوں پر جدید طرز کے لڑاکا ہوائی جہاز ٹھہر سکیں گے۔

ترقیاتی بورڈ کا اجلاس

کوئٹہ ۱۴ دسمبر۔ کل مستونگ میں بلوچستان ریاستی یونین کے ترقیاتی بورڈ کے زیر اہتمام ایک اجلاس ہوا۔ جس میں معیار کارکردگی کو بہتر بنانے کی تدبیروں پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں دور دراز کے علاقوں کو ترقی دینے۔ چراگاہوں اور ذرائع آمد و رفت کو بہتر بنانے پر زور دیا گیا۔

پاکستان اور دولت مشترکہ کے درمیان تجارت

لندن ۱۴ دسمبر۔ دولت مشترکہ کی اقتصادی ترقی کی کمیٹی نے دولت مشترکہ کی ۱۹۵۳-۵۴ء کی تجارت کا ایک جائزہ شائع کیا ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سال میں پاکستان نے ایک ارب پچیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا سامان برآمد کیا۔ اس میں سے چوالیس کروڑ ستر لاکھ کا سامان دولت مشترکہ کے ممالک کو اور بائیس کروڑ پچاس لاکھ روپے کا سامان برطانیہ کو بھیجا گیا۔ اس عرصہ میں برطانیہ نے تینتیس کروڑ چالیس لاکھ روپے کی مالیت کا سامان پاکستان بھیجا

وزیر اعظم انڈونیشیا کے خلاف قرارداد عدم اعتماد

جکارتا ۱۴ دسمبر۔ جکارتا میں آج رات انڈونیشی پارلیمنٹ کا ایک اجلاس ہو رہا ہے جس میں وزیر اعظم علی ساسترو امی جوجو کی کابینہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر بحث ہو گی۔

مراکش کے متعلق قرارداد پر غور نہیں ہو گا

نیویارک ۱۴ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی بڑی سیاسی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال مراکش کے سوال پر جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔ اس پر غور کیا جائے۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ برما اور انڈونیشیا نے قرارداد کی حمایت کی تھی۔

تین اخوان کو موت کی سزا

قاہرہ ۱۴ دسمبر۔ آج قاہرہ میں مصری عدالت نے اخوان المسلمون کے تین اور لیڈروں کو حکومت کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں موت کی سزا سنا دی۔

کولمبو منصوبے کے فنڈ میں کینیڈا کی زیادتی

اوٹاوہ ۱۴ دسمبر۔ کینیڈا نے اگلے سال کے لئے کولمبو منصوبہ کے فنڈ میں دس لاکھ ڈالر زائد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح کولمبو منصوبہ میں کینیڈا کا حصہ دو کروڑ چھپن لاکھ ڈالر ہو جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

اخبار ربوہ

(۱)

مورخہ ۲ ردسمبر ۱۹۵۵ء کو صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت اختیار فرمائی۔

معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمات کو سراہا اور آپ کے زمانہ کے مخصوص اور چیدہ چیدہ واقعات کا ذکر کیا گیا۔ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے وہ دراصل اللہ تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت کے سبب سے ہی رونما ہوتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وعدہ ينصرك رجال نوحي اليهم من السماء کا مشاہدہ میں نے بارہا کیا ہے۔ ہمیشہ ہی اللہ تعالےٰ ایسے افراد بہم پہنچاتا رہا ہے۔ جو عواقب سے بے پرواہ ہو کر اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈال کر مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔

پس حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ خود ہی ہمارے کام کر رہا ہے۔ ہمیں صرف ہمت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ بالآخر جذبات محبت کا کہ جن کا ایڈریس میں ذکر کیا گیا تھا شکریہ ادا فرمایا۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خدام کا قیام اس غرض کے لئے کیا تھا کہ نوجوانوں کو مغربیت کے اثر سے بچایا جائے۔ اور جوانی کے ایام کی گمراہ کرنے والی خواہشات اور کششوں سے دور رکھا جائے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے باغ کی مثال دی کہ ایک باغ ہے کہ جو کئی سالوں تک بوجہ عدم حفاظت کے نقصان کا موجب تھا۔ ایک باغبان کی صحیح حفاظت کی وجہ سے اور طوطوں اور پرندوں کو دور رکھنے کے سبب سے کثیر منافع کا موجب ہوا۔ بعینہٖ اسی طرح نوجوانوں کی زندگی ہے۔ نوجوانی کا پھل تو ضرور لگتا ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ اس پھل کو محفوظ رکھا جائے اور اس کی کما حقہٗ حفاظت کی جائے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ کو وجود میں لایا گیا ہے۔ نیز فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کو ایک چارٹ بنانا چاہیئے کہ جس کی رو سے ان کا سالانہ ترقی یا تنزل کا پتہ لگ سکے تاکہ اسے دیکھ کر آئندہ کے لئے صحیح پروگرام اور ضروری ذرائع تجویز کئے جا سکیں۔ ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ اپنے اعداد و شمار کا لحاظ رکھتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ انصار اللہ کے ممبران کہ جو چالیس سالہ عمر کے بعد اپنی عمر کے اہم حصہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو بھی چاہیئے کہ عمر کی پختگی اور تجربہ کی بناء پر اعلیٰ کام کر کے دکھلائیں اور اپنے اندر جوش پیدا کریں۔ بالآخر حضور نے دعا فرمائی اور یہ اہم تقریب ختم ہوئی۔

۲

ربوہ ۵ ردسمبر۔ آج مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر ابن مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سکرٹری حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب کا نکاح ۸ ارنومبر کو مکرم قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال تحریک جدید کی صاحبزادی مکرمہ حلیمہ نزہت صاحبہ سے حضور ایدہ اللہ نے پڑھا تھا۔ اور تقریب رخصتانہ ۳ ردسمبر کو بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں بھی حضور ایدہ اللہ نے شرکت فرما کر دعا فرمائی تھی۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔

ربوہ۔ ۴ ردسمبر۔ آج مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی صاحبزادی کا رخصتانہ ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شمولیت فرمائی اور جملہ حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

(۳)

ربوہ ۱۰ ردسمبر۔ آج بعد نماز جمعہ اہالیان ربوہ کا ایک اجتماع مسجد مبارک میں ہوا۔ جس میں مکرم عبدالشکور صاحب کنزے اور مکرم رشید احمد صاحب امریکن کو اہالیان ربوہ کی طرف سے الوداع کہا گیا۔

تلاوت و نظم کے بعد مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین نے مکرم عبدالشکور صاحب اور مکرم رشید احمد صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ

یہ ہمارے بھائیوں کی خوش قسمتی ہے کہ ان کو اسلام جیسی نعمت عظمیٰ کو حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ اور پھر احمدیت کے مرکز ربوہ میں پہنچ کر اسلامی تعلیم کے مطالعہ کا موقع ملا۔ پھر ایک ایسے وجود سے ملنے اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقعہ ملا۔ جو اس زمانے میں خدا تعالےٰ کی ہستی۔ آنحضرت صلعم کی صداقت اور حضرت مسیح موعود کے سچے ہونے کا زندہ نشان ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو جس نعمت سے نوازا ہے۔ اس سے آپ کے ملک والوں کو بھی نوازے۔

اس کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب کنزے نے انگریزی میں تقریر کی۔ اور تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

(۴)

ربوہ ۱۰ ردسمبر آج چناب ایکسپریس پر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے وائس پریذیڈنٹ مکرم داؤدین ہدایت صاحب ربوہ پہنچے۔ اسٹیشن پر کثرت سے احباب پہونچے ہوئے تھے۔ احباب نے ان کا استقبال کیا۔ اور داؤدین ہدایت صاحب نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا۔

ربوہ ۱۱ ردسمبر آج صبح پونے ۹ بجے چناب ایکسپریس پر مکرم عبدالشکور صاحب کنزے جرمنی جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ عبدالشکور صاحب کنزے آج سے چھ برس قبل اسلامی تعلیم کے حصول کے لئے پاکستان تشریف لائے تھے۔ اہالیان ربوہ کے جم غفیر نے اسٹیشن پر ان کو الوداع کہا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اسٹیشن پر تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے دعا فرمائی۔ اور عبدالشکور صاحب کنزے کو معانقہ کا شرف بخشا۔ گاڑی نعروں کے درمیان روانہ ہوئی دعا ہے کہ ہمارے بھائی کا سفر خیریت و سلامتی سے طے ہو۔ اور ہر حال نصرت الٰہی ان کے شامل حال ہو

ربوہ ۱۱ ردسمبر۔ جامعۃ المبشرین نے اپنے دو غیر ملکی طالبعلموں مسٹر عبدالشکور کنزے اور رشید احمد صاحب امریکن کے امریکہ جانے پر دونوں کو الگ الگ الوداعی پارٹی دی۔ مؤخرالذکر موقعہ پر داؤدین ہدایت صاحب آف انڈونیشیا نیز حنیف یعقوب صاحب ٹرینیڈاڈ کو مرکز میں زیارت اور دینی تعلیم کے لئے آنے پر خوش آمدید کہا گیا۔ اس دعوت میں رشید احمد صاحب امریکن اور باقی اصحاب نے مختصر تقاریر کیں اور شکریہ ادا کیا۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین نے دونوں موقعوں پر مختصر نصائح کیں۔ آخر میں جناب مولوی علی احمد صاحب ایم اے صدر جلسہ نے دعا فرمائی۔

ربوہ ۱۱ ردسمبر۔ آج چناب ایکسپریس پر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ یورپ سے اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب ملک شام سے کامیاب واپس آئے۔ سٹیشن پر احباب کا خاصہ ہجوم تھا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر اور وکلاء صاحبان بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہر دو صاحبان نے جملہ احباب سے مصافحہ کیا۔

ربوہ ۱۲ ردسمبر۔ آج چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مسٹر رشید احمد صاحب امریکن مع اہل و عیال امریکہ روانہ ہوئے۔ احباب جماعت کی بہت بڑی تعداد آپ کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر حاضر تھی۔ آپ نے سب سے مصافحہ کیا۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تمام احباب سمیت دعا فرمائی۔ اور گاڑی نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان کراچی روانہ ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ ہمارے اس بھائی کو بھی خیریت سے رکھے اور دین کی بہترین خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین (نامہ نگار)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۴ء

قابلِ غور

کل ہم نے ان کالموں میں کہا تھا کہ مصر میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے تمام اسلامی ممالک کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ اور کہ بعض عناصر بجائے ان جانگداز واقعات سے عبرت حاصل کرنے کے انہیں اپنی دوکان چمکانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

مصر ایک اسلامی ملک ہے۔ اور جس کے دل میں ذرا سا بھی اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ بری حالت کا احساس ہے وہ ان واقعات سے ضرور دردمند ہوگا۔ لیکن یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ ان واقعات کو کوئی جماعت کسی اسلامی ملک میں بے چینی پیدا کر کے اپنی مطلب براری کرنے کی کوشش کرے اور اسکو ملک کے عوام اور حکومت کے مابین ایک ناقابل عبور خلیج کھودنے کا ذریعہ بنائے۔

جو کچھ مصر میں ہوا ہے وہ دردناک ہی نہیں ہے بلکہ دنیا میں اسلامی ممالک کی ہوا اکھاڑنے کے علاوہ اسلام کو بھی سخت بدنام کرنے والا ہے۔ یہ کہنا کہ مصری حکومت نے اخوان المسلمون کے ساتھ جائز سلوک نہیں کیا خواہ درست ہو یا نادرست۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ مصر میں ہوا ہے خواہ اس میں اخوان حق بجانب ہوں یا مصری حکومت مسلمانوں کے درمیان ایسا تصادم بذات خود ایک پرلے درجے کا قابل اعتراض واقعہ ہے اور ہر دردمند اور سوچنے والے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اس واقعہ پر تعصب اور جانبداری سے بلند ہو کر غور کرے۔ اور ایسی تدابیر و تجاویز سوچے جس سے اسلامی ممالک میں ایسے واقعات کی ہمیشہ کے لئے روک تھام ہو جائے۔

سچی بات یہ ہے کہ اگر ہم اپنے ہی مرغوب نظریات کی عینک لگا کر ایسے واقعات کو دیکھیں گے۔ تو ہم کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکیں گے۔

مشکل یہ ہے کہ جو لوگ اخوان المسلمون کے سے نظریات رکھتے ہیں۔ اور ان کو سراسر حق پر سمجھتے ہیں۔ وہ دوسرے رخ پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ جو لوگ صحیح نقطۂ نظر سے ان باتوں پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کے نام دے کر بدنام کیا جائے۔ اور ان کے خلاف منافرت پھیلائی جائے۔ وہ انہیں مغرب زدہ اور ایسے ہی دوسرے نام دیتے ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے لوگ اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ اسلام دنیا پر غالب آئے۔ یہی نہیں بلکہ وہ علی الاعلان پاکستان کے برسر اقتدار مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے اور نہ صرف موجودہ حکومت مصر کے ارکان کو فراعنہ مصر سے تشبیہ دیتے ہیں۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں کے ارکان کو جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ ملحد اور دین سے عاری بتاتے ہیں اور اس طرح ملک میں دیندار مسلمان اور مغرب زدہ مسلمانوں کے دو متحارب گروہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن سے یقیناً جماعتی نزاع پیدا ہو کر ملک میں انتشار اور تفریق و تشتت کی فضا رونما ہوتی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ یہ انتشار پسند لوگ خود تو جمہوریت اور اسلام کے علمبردار بنتے ہیں۔ اور جو ذرا ان سے اختلاف رائے رکھے۔ اس کو مغرب زدہ آزادی کا دشمن اور جمہوریت کا منکر ہی نہیں۔ بلکہ ملحد۔ زندیق اور فرعون و نمرود تک کے القاب دینے سے بھی نہیں چوکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام ان اسلامی ممالک میں جو حال ہی میں مغربی ممالک کے جوا سے آزاد ہوئے ہیں۔ ان کو اس جوا سے نکالنے کے لئے جدوجہد کرنے والے مسلمان وہی ہیں جن کو یہ متعصب اور کوتاہ بین لوگ مسلمان بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان کن لوگوں کی جدوجہد سے معرض وجود میں آیا ہے؟ وہ کونسی شخصیت تھی جس نے مسلمانوں کے لئے انگریز اور ہندو سے جنگ آزادی لڑی؟ کیا وہ مرحوم قائد اعظم اور اس کے ساتھی نہیں تھے؟ ہم پوچھتے ہیں کہ قائد اعظم مرحوم مولوی تھے یا جو لوگ ان کے دوش بدوش اس معرکہ میں جان کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ کیا وہ اسلامی جماعت کے ارکان اس کے متفقین یا اس کے ہمدردان میں سے تھے؟ آخر بتایا جائے کہ مسلمانوں کی اس سب سے بڑی ریاست کے بانی کون تھے؟ انہوں نے یہ جدوجہد کیوں کی تھی؟ کیا ان کے پیش نظر مسلمانوں کی رستگاری نہیں تھی؟ اور یہ لوگ جو آج انہیں مغرب زدہ اور جانے کیا کیا نام دے کر ہانک دینا چاہتے ہیں۔ اور ان کو اور ان کے ہم خیالوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے نہیں تھکتے۔ وہ جنگ آزادی کے دوران میں کس طرف تھے؟ کہاں تھے؟ کیا انہیں اپنی سرگرمیاں بھول گئی ہیں؟ کیا انہیں اپنے نعرے فراموش ہو گئے ہیں؟ کیا ان کی وہ تحریریں جن میں وہ پاکستان کو ناپاکستان کہتے تھے۔ اور جنت الحمقا بتاتے تھے مٹ گئی ہیں؟ اگر وہ بھول گئے ہیں تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ عوام نہیں بھولے عوام کو ان کے نعرے اب تک یاد ہیں وہ تحریریں ابھی تک موجود ہیں۔ ہر کوئی ان کو پڑھ سکتا ہے۔ اور ان کے ماضی کی داستان معلوم کر سکتا ہے۔

پھر کیا یہ حیرانی نہیں کہ آج یہ لوگ تو اسلام کے اجارہ دار اور پاکستان میں جمہوری قدروں کے نگہبان اور اسلامی ممالک میں اسلام کے محافظ بنتے ہیں۔ مگر جب پاکستان کے لئے آزادی کی جنگ لڑی جا رہی تھی۔ تو یہ مخالف صفوں میں ان لوگوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جو میدان جنگ میں نکلکر مسلمانوں کے لئے ایک آزاد وطن کے لئے اپنا مال اپنی جان اور اپنا سب کچھ نثر کر رہے تھے۔ کیا یہ حیرانی نہیں ہے۔ کہ آج یہ لوگ ان کو مغرب زدہ ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بھی سخت نام دے رہے ہیں۔ انہیں مسلمان ہی نہیں بلکہ دشمن اسلام بتا رہے ہیں۔ ان لوگوں کو جنہوں نے مسلمانوں کے لئے الگ ایک خطۂ ارضی حاصل کیا۔ ایک وطن بنایا جس میں انہیں بدنام کرنے والوں نے آ کر پناہ لی۔

کیا یہ حیرت نہیں کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کے لئے آزاد وطن حاصل کرنے کے لئے واقعی قربانیاں دیں ان کو کہا جائے کہ وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ وہ اخوان المسلمون کے زعما کے پھانسی پانے سے گھروں میں شادیانے بجا رہے ہیں۔ آخر یہ کیا مسلمانی ہے؟

کہا جاتا ہے کہ اخوان المسلمون کے انجام پر مغرب زدہ اور قادیانی خوش ہیں۔ اس کا جواب ہم سوائے اس کے کیا دے سکتے ہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہ لوگ مغرب زدہ ان کو کہتے ہیں جنہوں نے پاکستان بنایا۔ اور قادیانی احمدیوں کو اور ان تمام لوگوں کو کہتے ہیں۔ جو احمدیوں کے خلاف ان کی طرح کینہ اور تعصب نہیں رکھتے۔ اور ذرا ذرا سے اختلاف رائے پر ارتداد اور واجب القتل کا فتوے نہیں دیتے۔ جو ان کی طرح اسلام کو ایک خوانِ آشام دین نہیں مانتے۔ یہ لوگ ہیں جو ان کی نظر میں مغرب زدہ ہیں قادیانی ہیں جو کہتے ہیں کہ اشاعت دین کے لئے پہلے تیلہ رانی کرنے کا نظریہ خلاف اسلام ہے۔ جو کہتے ہیں کہ کسی انسانی عدالت کو یہ حق نہیں۔ کہ کسی شخص پر یا جماعت کو اس دین سے مرتد قرار دے جس دین کا وہ دعویدار ہے۔ جو کہتے ہیں کہ کسی حکومت کے فرائض میں یہ داخل نہیں۔ کہ وہ کسی فرد یا جماعت کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کرے۔

ان کے نزدیک ایسے لوگ مغرب زدہ ہیں یا قادیانی ہیں؟ اس لئے وہ اخوان المسلمون کے زعما کی سزاؤں پر خوش ہیں۔ تعجب ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مصر کے واقعات سے عبرت حاصل کرو۔ وہ لوگ ان کے نزدیک گردن زدنی ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سیاسی لحاظ سے یکساں مسلمان سمجھا جائے۔ اور سیاست میں مصالحانہ اور غیر مصالحانہ فرقہ بندیوں کو دخل نہ کرو۔ اس سے ملک و قوم کی سالمیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ ان کے نزدیک دشمن اسلام ہیں۔ اور وہ خود جو اسلام کے نام پر پارٹیاں بنا کر ملک و قوم میں انتشار پھیلاتے ہیں۔ عوام کو مسلمان حکومت کے خلاف ابھارتے ہیں۔ مسلمانوں میں باہم منافرت پیدا کرتے ہیں وہ پکے مسلمان ہیں

ہم آخر میں کہتے ہیں کہ جب تک اسلامی ممالک اپنے اپنے ملک میں ایسی جماعتوں کو جو اسلام کے نام پر عوام کو گمراہ کر کے انہیں مسلمانوں کی حکومتوں کے ارکان کے خلاف بھڑکاتی ہیں۔ جو جماعت بندیاں اسلام میں ممنوع ہیں۔ جب تک ایسی جماعتیں قانوناً ممنوع نہ قرار دیں گے۔ ہر اسلامی ملک میں ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ جیسے کہ آج مصر میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا بنا رہے گا۔ چاہیئے کہ ہر اسلامی ملک میں ایسا قانون بنایا جائے۔ کہ کوئی جماعت اسلام کے نام پر سیاست میں حصہ نہیں لے سکتی۔ ورنہ اسلامی ممالک میں کبھی اندرونی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

طلبا جامعۃ المبشرین کا سالانہ جلسہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے مورخہ ۲۷/۲۸ دسمبر کی درمیانی شب کو جلسہ گاہ میں طلبا جامعۃ المبشرین کا ایک جلسہ قرار پایا ہے اس جلسہ کی صدارت محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب فرمائیں گے۔ اس جلسہ میں جامعۃ المبشرین کے طلبہ میں سے مولوی محمد احمد صاحب مختار۔ مولوی کمال یوسف صاحب فاضل۔ مولوی احمد صادق صاحب بنگالی اور مولوی محمد اشرف صاحب گجراتی مختلف مضامین پر تقاریر کریں گے۔ علاوہ ازیں جامعۃ المبشرین کے تعارف کے طور پر خاکسار بھی چند معروضات پیش کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مفصل پروگرام علیحدہ شائع ہوگا۔ (ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کی اہمیت

(۴)

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب بی۔ اے کوروال ضلع سیالکوٹ)

دنیا میں اکثر مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جن میں یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایک انسان یا ایک قوم گوشۂ گمنامی سے اٹھی۔ اور بام عروج تک پہنچی۔ اور بام عروج تک پہنچتے ہی اس میں ظلم تعدی۔ مخالفین سے انتقام کی روح کام کرنے لگی۔ یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔

لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہم نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے۔

تیرہ سالہ مکی زندگی میں آپ نے ایسے اخلاق حسنہ دکھائے۔ جو ایک راستباز انسان کے لئے ضروری اور لابدی ہیں۔ جب مشکلات آئیں۔ آپ ثابت قدم رہے۔ آپ نے جملہ تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ آپ کی انتہائی مخالفت ہوئی۔ لیکن آپ نے ہمیشہ ہمت و استقلال سے کام لیا۔ اور اس مقصد حقیقی کے حصول میں انتہائی دلچسپی لیتے رہے۔ لیکن فتح کے زمانہ میں بھی آپ نے انتہائی اعلیٰ اور بے مثال اوصاف کا اظہار کیا۔ اور جب طاقت آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور اہل مکہ مجرموں کی شکل میں آپ کے حضور پیش ہوئے۔ آپ نے انہیں لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرما دیا۔ اور طاقت و قوت ہوتے ہوئے ان سے کوئی انتقام نہ لیا۔ اور غیروں سے ہمدردانہ برتاؤ۔ نیک سلوک اور سخاوت کو جاری رکھا۔

جب کمزور اور ضعیف تھے۔ تو طاقتوروں کے ظلم سہے۔ ان کی شدید سے شدید تکالیف برداشت کیں۔ لیکن اپنے فرض تبلیغ سے غافل نہ ہوئے۔ اپنے مقصد کے حصول کا انہیں پورا پورا یقین تھا۔ وہ ان تمام مظالم اور سختیوں سے بے پرواہ ہو کر اپنے فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔ یہ اسوہ رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ اور قوموں کی زندگی کا سنہرا اصول۔

آج جو بھی اس اصول کو اپنائے گا۔ جو بھی نیک مقصد لے کر اٹھے گا۔ جس میں اس کے نفس کی ملونی شامل نہ ہو۔ بلکہ اصلاح خلق کا نیک مقصد ہو۔ اور وہ اس اسوۂ حسنہ پر عمل کرے۔ اور تکالیف اور ظلم سہے۔ اور اف نہ کرے۔ اور اپنے مخالفین کو بھی دعائیں دے۔ وہ یقیناً کامیابی کے مراحل طے کرے گا۔ یہ نظارہ اتنا دلآویز تھا۔ جس نے یورپین لوگوں کو بھی متاثر کیا۔ چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے "ان ایام میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ... سامنے اس طرح سینہ سپر تھا۔ کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔ اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار۔ وہ اور اس کا چھوٹا گروہ اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے۔ مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔ یہ نظارہ ایک ایسا شاندار منظر پیش کرتا ہے۔ جس کی مثال سوائے اسرائیل کی اس حالت کے اور کہیں نظر نہیں آتی۔ کہ جب اس نے مصائب آلام میں گھر کر خدا کے سامنے یہ الفاظ کہے تھے۔ کہ اے میرے آقا اب تو میں ہاں صرف میں ہی اکیلا رہ گیا ہوں۔ نہیں بلکہ محمد (صلعم) کا یہ نظارہ اسرائیلی نبیوں سے بھی ایک رنگ میں بڑھ کر تھا ...... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہ الفاظ اس موقعہ پر کہے گئے تھے۔ کہ اے میری قوم کے صنادید۔ تم نے جو کچھ کرنا ہو۔ کر لو۔ میں بھی کسی امید پر کھڑا ہوں۔" (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین حصہ اول ص ۲۹۳ مصنفہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

یہ کارکردگی کی جرأت اور یہ عزم و استقلال آپ کی حیثیت عالیہ کو ایک منفردانہ حیثیت دے دیتا ہے۔ اور آج اتباع رسول میں اس نمونہ پر چلنے والی جماعت ایک نہ ایک دن ضرور کامیابی کے مراحل طے کرے گی۔ اور اس منزل مقصود کو پا لیگی۔ جس کے لئے وہ کھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہی وہ اسوۂ حسنہ ہے۔ جو آج قوموں کی زندگی و بقا کے لئے اپنایا جا سکتا ہے۔ ہزار ہزار درود ہوں اس آقائے مدنی پر جو ہمارے لئے ہر رنگ میں اسوۂ حسنہ بنا کر بھیجا گیا۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ باقی انبیاء بھی تو آخر قوموں کے لئے اسوۂ حسنہ کے طور پر ہی ہیں۔ اور ان کے نمونے اور ان کی تقلید اور ان کی اطاعت آج کیوں موجب نجات نہیں۔ اور کیوں یہ تخصیص کی جائے۔ کہ آج دین نجات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور حضورؐ کی اطاعت اور آپ کی ہی سچی اطاعت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ تو جواب اس امر کا یہ ہے۔

(۱) کہ کسی پہلے نبی کو یہ دعویٰ نہیں ہے۔ کہ وہ ساری دنیا کی طرف ہادی و رہنما بنا کر بھیجا گیا۔ نہ وہ ساری خلق خدا کی طرف مبعوث ہوئے۔ نہ ان کا کوئی ایسا دعویٰ موجود ہے۔ وہ مخصوص اقوام کے نبی تھے۔ ان کا دائرۂ عمل محدود تھا۔ ان کا زمانۂ نبوت محدود تھا۔ مسیح ناصری ۴ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے آئے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو صرف رسولاً الی بنی اسرائیل کی حیثیت سے ہی پیش کیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ان انبیاءؑ سے بہت ارفع و بالا ہے۔ آپؐ کا دائرۂ عمل بہت وسیع تھا۔ آپ تمام بنی نوع انسان کے لئے رسول تھے۔ آپ تمام مخلوق کے لئے رسول تھے۔ اور آپ کا زمانۂ نبوت قیامت تک ممتد ہے۔ یہ دعوتِ عام کا شرف صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے لئے ازل سے وقف تھا۔ اللہ تعالےٰ نے بایں الفاظ اس منصب عالیہ کا اظہار فرمایا ہے۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ (سورہ اعراف ع ۲۰)

یعنی اے میرے رسول لوگوں سے کہہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا ایسا رسول ہوں۔ جو ساری دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

چونکہ آپؐ ہی ایک منفرد رسول ہیں جو ساری دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ اس لئے آج خلقِ خدا کے لئے اگر کوئی اسوہ حسنہ قابل تقلید ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی۔

(۲) دوسرا جواب اس امر کا یہ ہے۔ کہ صرف اور صرف دنیا کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ ہی قابل تقلید ہے۔ جس کے اسوۂ حسنہ کی اطاعت کی تلقین کی جائے ضروری ہے۔ کہ اس کی زندگی کے حالات اس کے اخلاق اور عادات کی ایک مفصل درست بلا ریب تاریخ منضبط ہو۔ اس کے واقعات اور حالات کا صحیح نقشہ ہمارے سامنے ہو۔ تا ہم اس اسوہ پر عمل کر سکیں۔ اور ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ دنیا میں آج صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ آپ کے حالات اتنے صحیح رنگ میں اور آپ کی سوانح عمری اتنے درست رنگ میں موجود ہے۔ کہ کسی نبی کی امت یہ دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اس حیثیت سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی انبیاءؑ سے ایک امتیازی شان رکھتے ہیں۔

قرآن مجید رفتہ رفتہ تیئیس سال میں نازل ہوا۔ اور قرآن مجید سے آپ کی نبوت کے ہر پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔ قرآن مجید کے اس نزول میں آپ کی روزمرہ زندگی کے حالات مندرج و منضبط ہوتے چلے گئے۔ اور آپ کے اخلاق کا ضابطہ مکمل ہوتا گیا۔ اور یہ وہ مقام ہے جو دنیا میں کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ قرآن مجید ایک مسلمہ غیر محرف و غیر متبدل کتاب ہے۔ اور اس میں آپ کی روزمرہ زندگی کے حالات کا اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ایسا ذکر جو حضور کی نبوت کے تمام پہلو سامنے لائے۔ موجود ہونا اس امر کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ صرف آپؐ کی ذات ہی اس قابل ہے۔ کہ جس کے اسوۂ حسنہ پر دنیا کو عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ سب حقیقتیں ہیں۔ جو شبہ و شک سے بالاتر ہیں۔ گویا سیرتِ رسولؐ قرآن مجید میں آجاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا تھا۔ کان خلقہ القرآن (صحیح مسلم) کہ آپ کا خُلق قرآن مجید ہے۔

پس یہ منفردانہ حیثیت اور یہ مقام کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ اور یہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی مقام ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق فرمایا۔

انک لعلیٰ خلق عظیم

پس اللہ تعالےٰ کے بعد اگر کوئی وجود سچی متابعت کے لائق ہیں۔ تو وہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ اور اسی لئے آج انہی کے اوامر و نواہی پر عمل ذریعۂ نجات ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ۔ ان اللہ شدید العقاب۔ (الحشر ع ۱)

کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں جو دیں وہ لے لو۔ اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کریں۔ اس سے باز رہو۔ اور اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ سزا کے معاملہ میں بہت سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم ہے۔ کہ اس نے پہلے ایک رسول بھیجا۔ جسے ہمارے لئے رہبر کامل بنایا۔ اور ایسے سامان کئے کہ اس کی سیرت کا کوئی پہلو مخفی اور پوشیدہ نہ رہے۔ اور پھر اسے یہ مقام تفویض کیا۔ کہ اب انسان سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اب حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو اپنا لیا جائے۔ اسے دستور العمل بنا لیا جائے۔ اور جس بات سے وہ روکیں۔ اس سے باز آجائیں۔ اور تقویٰ یہی ہے۔ اگر یہ امر اختیار نہ کیا گیا۔ تو اللہ تعالےٰ کی بازپرس نہایت سخت ہوگی۔

پس امور مندرجہ بالا سے یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالی مقام اپنے اندر خود ایسی شان رکھتا ہے۔ کہ آپ ہی خُلقِ عظیم کے مالک ہیں۔ اور آپ ہی رہبرِ کامل ہیں۔ جن کا اسوۂ حسنہ آج مدارِ نجات ہے۔ اور آپ کے احکام کی پیروی کا حکم خود باری تعالےٰ نے دیا ہے۔ اور آپ جن امور سے روکیں۔ ان سے رک جانے کا حکم خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ پس آپ کے اوامر و نواہی کی پیروی آپ کی پیروی نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی ہے۔ تبھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصا اللہ۔ کہ جس نے میری پیروی کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پس مبارک ہے وہ جو اس اسوۂ حسنہ سے فائدہ اٹھائے اور اپنی زندگی کو اس سانچے میں ڈھالے

(باقی)

فہرست قافلہ قادیان ۱۹۵۴ء

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے انچارج حفاظت مرکز ربوہ

اس سال بھی حسب دستور سابق انشاء اللہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں دو سو افراد پر مشتمل ایک قافلہ قادیان جا رہا ہے۔ جس کی منظوری گورنمنٹ کی طرف سے آچکی ہے۔ اس قافلہ کے امیر مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء کوٹھی نمبر ۱۱ کینال پارک لاہور مقرر ہوئے ہیں۔ اصحاب قافلہ کی فہرست ذیل میں بغرض اطلاع درج کی جاتی ہے۔ اور ضروری ہدایات احباب کی خدمت میں انفرادی طور پر براہ راست بھجوائی جا رہی ہیں۔ تمام اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۲۴ دسمبر کی سہ پہر سے قبل جودھامل بلڈنگ لاہور میں ضرور پہنچ جائیں

خاکسار مرزا عزیز احمد انچارج حفاظت مرکز ربوہ ۱۱/۱۲/۵۴

(۱) امینہ بی بی صاحبہ بنت حسین بخش صاحب چک ۸۸ لائل پور
(۲) امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور
(۳) چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ ۱۱ کنال پارک لاہور
(۴) آمنہ بیگم صاحبہ بنت شہاب الدین صاحب مرحوم میناپور سیالکوٹ
(۵) آمنہ بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب مرحوم معرفت پروفیسر محمد افضل صاحب انصار گلی منٹگمری
(۶) ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب ولد منشی عبد الحق صاحب کاتب محلہ دار الصدر ربوہ
(۷) منیر الحق پسر مولوی نور الحق صاحب
(۸) امۃ القیوم صاحبہ بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش معرفت محمد احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ
(۹) امۃ البشیر بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب راولپنڈی
(۱۰) ڈاکٹر اقبال احمد خانصاحب مظفر گڑھ
(۱۱) امۃ الرشید صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب درویش دار الرحمت ربوہ
(۱۲) آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ " "
(۱۳) عبد السلام پسر " "
(۱۴) امۃ السمیع صاحبہ زوجہ مرزا عبد اللطیف صاحب درویش محلہ دار الیمن ربوہ
(۱۵) عبد الحمید صاحب ابن " " "
(۱۶) بشیر احمد صاحب " " "
(۱۷) نصیرہ بیگم صاحبہ بنت " " "
(۱۸) احمد گل پراچہ صاحب ولد میاں فیض بخش صاحب 7/1/51/5 ناظم آباد کراچی
(۱۹) چوہدری احمد مسعود نصر اللہ خان صاحب ولد چوہدری احمد شکر اللہ خان صاحب مرحوم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(۲۰) مرزا اعظم بیگ صاحب ولد مرزا رسول بیگ صاحب اقبال روڈ ٹنڈو آدم سندھ
(۲۱) بشیراں بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب دار الیمن ربوہ
(۲۲) برکت بی بی زوجہ اللہ رکھا صاحب مرحوم سیمنٹ بلڈنگ لاہور
(۲۳) بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور
(۲۴) چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ
(۲۵) پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے تعلیم الاسلام کالج لاہور
(۲۶) بلقیس اسلم صاحبہ بنت ماسٹر محمد شفیع صاحب جلبانوالہ براستہ گوجرہ ضلع لائل پور
(۲۷) برکت بی بی صاحبہ بنت منگل صاحب مرحوم مارکیٹ روڈ نواب شاہ سندھ
(۲۸) بیگم بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبد اللہ صاحب گلی گوردوارہ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ
(۲۹) بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد انور صاحب محلہ دار الصدر ربوہ
(۳۰) امۃ المتین بنت ماسٹر محمد انور صاحب " "
(۳۱) بشیراں بی بی صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب درویش کنڈی سندھ
(۳۲) سردار بشیر احمد صاحب ایس۔ڈی۔او ولد سردار عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ۲۶ لٹن روڈ لاہور
(۳۳) بشیر احمد صاحب پسر عبد الکریم صاحب درویش ربوہ ضلع جھنگ
(۳۴) ثناء اللہ صاحب ولد عبد الحق نور صاحب کنڈی سندھ
(۳۵) جنت بی بی صاحبہ زوجہ سکندر علی صاحب محلہ بھمرانہ مگھیانہ جھنگ
(۳۶) عبد الغفور صاحب ولد " " "
(۳۷) جیبہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد اسمٰعیل صاحب انصار گلی منٹگمری
(۳۸) ہاجرہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب بقاپور ضلع گوجرانوالہ
(۳۹) حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر بشیر عالم صاحب گولیکی ضلع گجرات
(۴۰) حاکم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری ساتی صاحب سٹھیالی چک ۲۵۰ ضلع شیخوپورہ
(۴۱) ہاجرہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری حبیب اللہ صاحب کنڈی سندھ
(۴۲) مبشر احمد صاحب ولد " " "
(۴۳) حاکم بی بی صاحبہ زوجہ سائیں صاحب سیمنٹ بلڈنگ لاہور
(۴۴) حفیظ بی بی صاحبہ "
(۴۵) حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا اعظم بیگ صاحب اقبال روڈ ٹنڈو آدم سندھ
(۴۶) شاہین قیصر صاحبہ بنت " " "
(۴۷) بشریٰ نصرت صاحبہ بنت "
(۴۸) خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ حافظ محمد امین صاحب راولپنڈی
(۴۹) داؤد احمد صاحب ولد شاہ محمد صاحب نمبردار دھارووالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ
(۵۰) ملک روشن دین صاحب ولد کرم دین صاحب دار الیمن ربوہ
(۵۱) ماسٹر رشید احمد صاحب ولد علی بخش صاحب ڈی۔بی ہائی سکول چونڈہ سیالکوٹ
(۵۲) رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد امین صاحب انصار گلی منٹگمری
(۵۳) منور احمد صاحب پسر " " "
(۵۴) رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت حافظ محمد امین صاحب ڈھوک رتہ راولپنڈی
(۵۵) ریشم بی بی صاحبہ بیوہ محمد عبد اللہ صاحب پوران نگر سیالکوٹ
(۵۶) رحیم بی بی صاحبہ زوجہ شیخ فضل حسین صاحب کارخانہ بازار لائل پور
(۵۷) امۃ الباسط صاحبہ بنت " " "
(۵۸) رحیم بی بی صاحبہ زوجہ منشی محمد صاحب ریل بازار لائل پور
(۵۹) غلام نبی صاحب پسر " " "
(۶۰) ریشم بی بی صاحبہ زوجہ شاہ محمد صاحب نمبردار دھارووالی چک ۳۳ شیخوپورہ
(۶۱) زینب بی بی زوجہ چوہدری زوجہ بشیر احمد صاحب دتہ زید کا ضلع سیالکوٹ
(۶۲) زہرہ بی بی صاحبہ زوجہ ثناء اللہ صاحب کنڈی سندھ
(۶۳) نصیر احمد صاحب پسر " "
(۶۴) حفیظہ بیگم صاحبہ بنت " "
(۶۵) رضیہ بیگم صاحبہ بنت " "
(۶۶) رشیداں بی بی صاحبہ بنت عزیز الدین صاحب کنڈی سندھ
(۶۷) رقیہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب چک ۸۴ الف بہاولپور
(۶۸) سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ منشی یعقوب علی صاحب گھنوکے ججہ سیالکوٹ
(۶۹) سلیمہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری شریف احمد صاحب ۱۱ کینال پارک لاہور
(۷۰) سعید احمد صاحب باجوہ ولد " "
(۷۱) سلطان صلاح الدین صاحب فاتح ولد ڈاکٹر گوہر دین صاحب ڈھوک رتہ راولپنڈی
(۷۲) مرزا سعید احمد صاحب سعید ولد مرزا محمد زمان صاحب درویش تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ربوہ
(۷۳) سیف اللہ سیف صاحب ولد سوار خان صاحب مرحوم ملازم دفتر بجلی ربوہ
(۷۴) سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر غلام رسول صاحب محلہ دار الیمن ربوہ
(۷۵) سردار بی بی صاحبہ زوجہ شیخ فضل احمد صاحب کارخانہ بازار لائل پور
(۷۶) کریم احمد صاحب پسر " "
(۷۷) سلیمہ بی بی بنت نور محمد صاحب سابق درویش محلہ دار الرحمت ربوہ
(۷۸) سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا فتح دین صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ
(۷۹) شمیم صاحبہ زوجہ چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ۱۱ کینال پارک۔ لاہور
(۸۰) چوہدری شمشیر علی صاحب ولد چوہدری فتح شیر صاحب نائب تحصیلدار سلانوالی ضلع سرگودہا
(۸۱) چوہدری شیر محمد صاحب ولد چوہدری ابراہیم صاحب چک ۲۸ جنوبی ضلع سرگودہا
(۸۲) شیر محمد صاحب ولد غلام محمد صاحب زرگر سید والا ضلع شیخوپورہ
(۸۳) سکینہ بی بی صاحبہ بنت مولوی برکت علی صاحب درویش لفیسو ضلع گجرات
(۸۴) سردار بیگم صاحبہ زوجہ مرزا برکت علی صاحب اندرون گوالمنڈی راولپنڈی
(۸۵) صابرہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب شادکھری سندھ
(۸۶) رفیق احمد صاحب پسر " "
(۸۷) صدیقہ عرف صدیقن صاحبہ زوجہ قدرت اللہ صاحب سمندری ضلع لائل پور
(۸۸) صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری علی محمد صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
(۸۹) مبارک علی صاحب پسر "
(۹۰) مرزا عبد الرشید صاحب ولد مرزا محمد عبد اللہ صاحب درویش دکالت مال ربوہ
(۹۱) عبد اللطیف صاحب اسلم ولد نور محمد صاحب سابق درویش دار الرحمت ربوہ
(۹۲) قریشی عبد الغنی صاحب ولد قطب الدین صاحب مرحوم جنرل سٹور ربوہ
(۹۳) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ولد سردار بدھا سنگھ صاحب، کراچی
(۹۴) عبد الرحمٰن صاحب قریشی ولد قریشی غلام محی الدین صاحب نیگم ۳۲ سکھر سندھ
(۹۵) چوہدری عبد اللہ خان صاحب ولد چوہدری بیر محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
(۹۶) عبد الحق صاحب ولد شہاب الدین صاحب محلہ الف ربوہ
(۹۷) ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ولد رحیم بخش صاحب مرحوم مارکیٹ روڈ سندھ
(۹۸) ڈاکٹر عبد المغنی صاحب ولد بابو عبد الغنی صاحب میڈیکل آفیسر سنٹرل جیل راولپنڈی
(۹۹) عبد الشکور صاحب ولد حافظ محمد امین صاحب ڈھوک رتہ راولپنڈی
(۱۰۰) شیخ عبد المجید صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب بزاز انارکلی بازار

(۱۰۱) عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ رحمت اللہ صاحب حجام الٰہی پور بازار لائل پور

(۱۰۲) عبد الستار صاحب ولد الٰہی بخش صاحب مرحوم کلاتھ مرچنٹ کرنڈی سندھ

(۱۰۳) عبد القدیر صاحب ولد چوہدری بشیر محمد صاحب چک ۳۰ جنوبی سرگودھا

(۱۰۴) ملک عزیز احمد صاحب ولد نور الدین صاحب مرحوم دار الصدر ربوہ

(۱۰۵) عظیم قادر صاحب زرگر ولد مولوی برکت علی صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

(۱۰۶) مرزا عنایت اللہ صاحب اسلم ولد مرزا اسلام اللہ صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۱۰۷) عبد الحق صاحب ولد چوہدری دین محمد صاحب پنڈی ھیاگو سیالکوٹ

(۱۰۸) عبد الحق صاحب خاکروب ... ولد حکیم شیر محمد صاحب وکالت مال ربوہ

(۱۰۹) ملک عبد الرحمٰن صاحب ولد ملک عمر دین صاحب ند مجلس خدام الاحمدیہ بدین ضلع حیدرآباد سندھ

(۱۱۰) عالم بی بی صاحبہ زوجہ چنن دین صاحب مرحوم دار الصدر ربوہ

(۱۱۱) عزیزہ زاہدہ ملک صاحب زوجہ ملک محمد شفیع صاحب خالد چک ۱۱۹ منٹگمری

(۱۱۲) امۃ الحبیب صاحبہ بنت ملک محمد شفیع صاحب خالد چک ۱۱۹ منٹگمری

(۱۱۳) عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ اللہ دتہ صاحب علاقہ کینال پارک لاہور

(۱۱۴) غلام محمد صاحب زرگر ولد محمد قاسم صاحب مرحوم سیگو والہ سیالکوٹ

(۱۱۵) غلام رسول صاحب ولد محمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

(۱۱۶) غلام رسول صاحب ولد خوشی محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۱۱۷) شیخ غلام احمد صاحب ابن شیخ برکت علی صاحب مرحوم انچارج سول ڈسپنسری بصیر پور منٹگمری

(۱۱۸) غلام قادر صاحب ولد چوہدری عبد الرحیم صاحب مرحوم چک ۴۲ الف ضلع بہاولپور

(۱۱۹) فیض احمد اسلم صاحب ولد چوہدری مبارک علی صاحب کوٹ برکت علی ضلع ملتان

(۱۲۰) ڈاکٹر فرزند علی صاحب ولد میاں حسین بخش صاحب محلہ دار الرحمت ربوہ

(۱۲۱) شیخ فضل حسین صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب بزاز کارخانہ بازار لائل پور

(۱۲۲) چوہدری فضل احمد صاحب ولد محمد دین صاحب مرحوم نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

(۱۲۳) شیخ فضل احمد صاحب ولد شیخ برکت علی صاحب مرحوم کارخانہ بازار لائل پور

(۱۲۴) خورشید احمد صاحب ولد شیخ فضل احمد صاحب کارخانہ بازار لائل پور

(۱۲۵) فضل بی بی صاحبہ زوجہ شیخ اللہ بخش صاحب موقت مسجد احمدیہ لائلپور

(۱۲۶) سیدہ نزہت نسیم صاحبہ بنت سید بہادر شاہ صاحب ۵۲ نسبت روڈ ۔ لاہور

(۱۲۷) مولوی فضل دین صاحب ننگوی ولد کالو خان صاحب محلہ مومن پورہ لائل پور

(۱۲۸) کریم بی بی صاحبہ زوجہ نور محمد صاحب مرحوم محلہ دار الیمن ربوہ

(۱۲۹) ملک گل محمد صاحب ولد علی محمد صاحب مرحوم دفتر قضاء ربوہ

(۱۳۰) ماسٹر کمال دین صاحب ولد محمد علی صاحب مرحوم ملوکے ضلع سیالکوٹ

(۱۳۱) سید مبارک احمد شاہ صاحب ولد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ بیت المال ربوہ

(۱۳۲) مہر النساء بی بی صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب گھٹو ضلع سیالکوٹ

(۱۳۳) منظور احمد صاحب پسر " "

(۱۳۴) محمد یوسف صاحب ولد منشی نور محمد صاحب کرنڈی سندھ

(۱۳۵) شیخ محمد نصیب صاحب ولد شیخ قطب دین صاحب مرحوم خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

(۱۳۶) ڈاکٹر محمد امتیاز غنی صاحب ولد چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم پنڈ دادنخان ضلع جہلم

(۱۳۷) محمد یعقوب صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ٹھیکیدار بھٹہ سیالکوٹ

(۱۳۸) مرزا محمد یوسف صاحب ایاز ولد مرزا احمد دین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ

(۱۳۹) چوہدری محمد حسین صاحب ولد چوہدری شاہ محمد صاحب مرحوم کھیوا والی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

(۱۴۰) مریم بی بی صاحبہ بنت اللہ بخش صاحب مرحوم کھیوا والی چک ۳۱۲ ضلع لائل پور

(۱۴۱) جیوان بی بی صاحبہ بیوہ فضل دین صاحب مرحوم درویش محلہ دار الیمن ربوہ

(۱۴۲) چوہدری محمد بوٹا صاحب ولد چوہدری بدر الدین صاحب مرحوم دوکاندار ربوہ

(۱۴۳) مریم بی بی صاحبہ زوجہ عنایت اللہ صاحب معرفت مبارک احمد صاحب نظارت علیا ربوہ

(۱۴۴) برکت اللہ صاحب پسر عنایت اللہ صاحب معرفت مبارک احمد صاحب نظارت علیا ربوہ

(۱۴۵) محمد احمد صاحب ولد مہر الدین صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۱۴۶) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ولد حضرت مولوی قطب الدین صاحب مرحوم راولپنڈی

(۱۴۷) محمد عبد اللہ صاحب ولد کرم دین صاحب پارچہ فروش محلہ الف ربوہ

(۱۴۸) محمد شریف صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب ٹیچر کھروالی ضلع سیالکوٹ

(۱۴۹) محمد رمضان صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب بقاپور ضلع گوجرانوالہ

(۱۵۰) محمد عبد اللہ صاحب ولد مہتاب صاحب مرحوم چک ۱۰۱ بکوالہ جھنڈیالہ ضلع لائل پور

(۱۵۱) مختار احمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۰۱ بکوالہ جھنڈیالہ ضلع لائلپور

(۱۵۲) محمد بی بی صاحبہ بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم دار الصدر ربوہ

(۱۵۳) مولا بخش صاحب ولد فضل دین صاحب مرحوم خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

(۱۵۴) شیخ محمد منشی صاحب ولد محمد بخش صاحب مرحوم ریل بازار لائل پور

(۱۵۵) مہر الدین صاحب حجام ولد پیر اللہ دتہ صاحب مرحوم معرفت مسجد احمدیہ لائل پور

(۱۵۶) سید محمد میاں سلیم شاہ صاحب ولد سید محمد علی صاحب نواب شاہ سندھ

(۱۵۷) محمد اسمٰعیل صاحب ولد غلام حسین صاحب سمندری ضلع لائل پور

(۱۵۸) منظور حسین صاحب ولد اللہ رکھا صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

(۱۵۹) محمد شریف صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب گلی گوردوارہ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ

(۱۶۰) محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک نیاز محمد صاحب چک ۱۱۹ 7.D.R منٹگمری

(۱۶۱) محمد اخلاق قریشی صاحب ولد محمد عمر صاحب پنشنر 208 Q نئی راولپنڈی

(۱۶۲) صوفی محمد رفیع صاحب ولد صوفی محمد علی صاحب ریٹائرڈ ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔ سکھر سندھ

(۱۶۳) چوہدری محمد حسین صاحب ولد چوہدری خیر الدین صاحب چک ۴۲ جنوبی سرگودھا

(۱۶۴) نذیراں بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب محلہ الف ربوہ

(۱۶۵) مشتاق احمد صاحب پسر محمد حسین صاحب محلہ الف ربوہ

(۱۶۶) ناصرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب علاقہ کینال پارک لاہور

(۱۶۷) نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمود احمد صاحب چک ۳۱۲ ج ب کھیوا والی ضلع لائلپور

(۱۶۸) نسیمہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش معرفت محمد احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۱۶۹) نواب دین صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب مکان ۶۷ محلہ گڑھا چنیوٹ

(۱۷۰) نذیراں بی بی صاحبہ زوجہ لعل دین صاحب ریل بازار لائل پور

(۱۷۱) محمد صدیق صاحب پسر لعل دین صاحب ریل بازار لائل پور

(۱۷۲) قریشی نور الدین صاحب ولد قریشی حبیب احمد صاحب جھنگی محلہ راولپنڈی

(۱۷۳) مرزا نذیر علی صاحب ولد مرزا احمد علی صاحب محلہ دار الصدر ربوہ

(۱۷۴) نور النساء بیگم صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب باورچی جامعۃ المبشرین ربوہ

(۱۷۵) نیاز بیگم صاحبہ زوجہ مولوی فضل دین صاحب ننگوی محلہ مومن پورہ لائل پور

(۱۷۶) محمود احمد صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب کھیوا والی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

(۱۷۷) مرزا محمد دین صاحب ولد مرزا امیر الدین صاحب گجو چک ضلع گوجرانوالہ

(۱۷۸) ملک محمد شفیع صاحب ولد ملک مہر علی صاحب نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۱۷۹) محمد سلطان اکبر صاحب ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۱۸۰) محمود احمد صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب گکھانوالی ضلع سیالکوٹ

(۱۸۱) محمد امین صاحب ولد مولوی برکت علی صاحب درویش لاہور چھاؤنی

(۱۸۲) مبارکہ شوکت صاحبہ بنت قاضی عبد العزیز صاحب مرحوم ربوہ

(۱۸۳) ایم سمیع اللہ صاحب ولد گلاب دین صاحب کمیٹی بازار سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

(۱۸۴) ماسٹر محمد شفیع صاحب ولد دین محمد صاحب چک ۲۵ سٹھیالی ضلع شیخوپورہ

(۱۸۵) شیخ محمد علی صاحب ولد دوست محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(۱۸۶) محمد یار صاحب ولد محمد لقمان خان صاحب سندھو ویجی ٹیبل آئل کمپنی گوجرہ ضلع لائلپور

(۱۸۷) مرزا محمد حکیم صاحب ولد مرزا محمد کریم صاحب محلہ دار الرحمت ربوہ

(۱۸۸) محمد صادق صاحب ولد بہلول بخش صاحب چک ۴۷ احمد پور سیال ضلع جھنگ

(۱۸۹) محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ اللہ بخش صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ

(۱۹۰) محمد داؤد میاں صاحب ولد خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ۲۸۱ فیروز پور روڈ لاہور

(۱۹۱) خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ولد میاں ہدایت اللہ صاحب مرحوم ۲۸۱ فیروز پور روڈ لاہور

(۱۹۲) محمد شعیب ضیاء صاحب پسر میاں محمد یوسف صاحب ولد میاں ہدایت اللہ صاحب مرحوم ۲۸۱ فیروز پور روڈ لاہور

(۱۹۳) مرزا منظور احمد صاحب ولد مرزا غلام اللہ صاحب نسیم آباد کنری سندھ

(۱۹۴) مقصودہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد احمد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

(۱۹۵) شہناز اختر صاحبہ بنت محمد احمد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

(۱۹۶) محمود اے سید ولد سید مقبول حسین صاحب مرحوم ۱۵/۱۲ ملکانی محل کراچی

(۱۹۷) محمد سعید احمد صاحب بی ۔ اے ولد صوفی محمد رفیق احمد صاحب مکان ۱۳ دھرم پورہ لاہور

(۱۹۸) سید منیر احمد خلیل صاحب ابن سید علی احمد صاحب میڈیکل آفیسر بھلر جوگی ضلع کیمل پور

(۱۹۹) مرزا داؤد حسین صاحب ولد مرزا حسین بیگ صاحب تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ

(۲۰۰) سید لائق شاہ صاحب ولد سید محمد رمضان شاہ صاحب انسپکٹر وصایا ربوہ

(ختم شد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

۲۵ر دسمبر کو ایک یونٹ کے قیام کا اعلان کر دیا جائیگا

کراچی ۱۳ر دسمبر۔ مغربی پاکستان کو ایک صوبہ بنانے کے منصوبے پر غور کرنے کے لئے صوبائی گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس کل سے یہاں شروع ہو رہی ہے۔ جس میں ماہرین کی کمیٹی کی سفارشات پر غور و خوض کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس دو روز تک جاری رہے گی۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کے علاوہ امیر بہاولپور اور ان کے مشیر اعلیٰ مسٹر اے۔ آر۔ خان کراچی پہنچ گئے ہیں۔ موخر الذکر نے آج ریاستی امور کے وزیر میجر جنرل اسکندر مرزا سے مل کر ریاستوں کے انضمام سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ماہرین کی کمیٹی پر غور و خوض کے علاوہ کل کی کانفرنس میں نئے صوبے کے چیف سیکرٹری اور دوسرے اعلیٰ افسروں کے تقرر پر بھی غور و خوض کیا جائے گا۔ اور بہت ممکن ہے کہ بعض ناموں کا اعلان کانفرنس کے اختتام پر کر بھی دیا جائے۔ تاکہ مغربی پاکستان کے نامزد چیف سیکرٹری اور نئی انتظامیہ کے دوسرے افسر ایک یونٹ کے قیام سے پہلے ہی نظم و نسق کے مبادیاتی تقاضے مکمل کر سکیں۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ مغربی پاکستان کے صوبوں کے چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس میں نظم و نسق کا مفصل منصوبہ تیار کیا جا چکا ہے جسے کل کی کانفرنس میں توثیق کے لئے پیش کیا جائے گا دو روزہ کانفرنس کے اختتام کے بعد اس کی مکمل روئداد پر کابینہ میں غور و خوض کیا جائے گا۔ اور کابینہ کے فیصلے کے بعد گورنر جنرل ایک یونٹ کے قیام کا اعلان کر دیں گے۔

اس سلسلے میں جس تیزی سے کام کیا جا رہا ہے۔ اس کے پیش نظر توقع کی امید ہے کہ ۲۵ر دسمبر کو قائد اعظم کی تاریخ ولادت پر ایک یونٹ کے قیام کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور ایک ہفتے کے اندر مغربی پاکستان کا سکرٹریٹ کام شروع کر دے گا

والیان ریاست عنقریب اختیارات سے دستبردار ہو جائیں گے

کراچی ۱۴ر دسمبر۔ ایسے معاہدوں پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے۔ جن کی رو سے بہاولپور، خیرپور اور بلوچستان کی ریاستی یونین کا مغربی پاکستان میں انضمام عمل میں آئے گا۔ ان معاہدوں پر حکومت پاکستان اور متعلقہ حکمران دستخط کریں گے معلوم ہوا ہے۔ ان معاہدوں کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔

ان معاہدوں کی رو سے ان ریاستوں کے حکمران اپنے اپنے علاقوں کا جزوی اقتدار اعلیٰ وفاق پاکستان کو منتقل کر دیں گے۔ البتہ ان کے صرف خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان حکمرانوں کو بعض دوسری مراعات بھی بہم پہنچائی جائیں گی۔

سرحدی ریاستیں اس یونٹ میں ضم نہیں کی جائیں گی۔ کیونکہ انہیں خصوصی علاقہ تصور کیا جاتا ہے، صوبائی گورنروں کی جو کانفرنس کل منعقد ہو رہی ہے۔ ان میں تینوں ریاستوں کے حکمران (صہ۲۲ اپنے اپنے انتظامیہ کے افسران اعلیٰ کے ساتھ شرکت کر رہے ہیں۔ ان میں امیر بہاولپور، خان قلات اور میر خیرپور شامل ہوں گے۔

امیر بہاولپور اور میر خیرپور نے آج پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا سے ملاقات کی۔

مقبوضہ کشمیر کو اکیس کروڑ روپیہ کی امداد

نئی دہلی ۱۴ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ ۱۹۴۸ء سے لے کر اب تک بھارتی حکومت مختلف مدات کے ماتحت مقبوضہ کشمیر کی حکومت کو اکیس کروڑ بارہ لاکھ سے زیادہ رقم کی امداد دے چکی ہے۔ اس کا انکشاف لوک سبھا کے وقفہ سوالات میں ریاستی وزیر ڈاکٹر کے۔ این کو لمبو نے کیا۔

انہوں نے ان رقوم کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں سے دس کروڑ روپیہ بطور قرض چھ کروڑ روپیہ بطور امداد اور تقریباً دو کروڑ روپیہ سالانہ رواں میں عطیوں کے طور پر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً تین کروڑ روپیہ جموں پٹھانکوٹ سڑک کو وسعت دینے پر صرف کیا گیا۔

اشتراکی بلاک کے لئے تیزی سے اسلحہ تیار ہو رہا ہے

ویانا ۱۴ر دسمبر۔ چیکوسلواکیہ کے کارخانے اشتراکی بلاک کے اسلحہ خانوں کے لئے روسیوں کی زیر نگرانی کئی قسم کے سب سٹیجیٹ رد اکا طیارہ۔ روسی قسم کے ٹینک۔ روسی راکٹ توپخانے اور دوسرے فوجی اسلحہ تیار کر رہے ہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں چین، شمالی کوریا، ہند چینی اور اس کے بعد لاطینی امریکہ میں جب بھی اشتراکیوں نے ہتھیار اٹھائے ہیں چیکوسلواکیہ کے شہر برنو میں لینن ورکس کا بنا ہوا اسلحہ استعمال کیا گیا ہے۔ جو پہلے سکوڈا ورکس تھا۔ اسلحہ تیار کرنے والے ملک کی حیثیت سے چیکوسلواکیہ اب جو کردار ادا کر رہا ہے وہ کوئی نیا نہیں ہے اس سے پہلے پہلی اور دوسری عالمگیر جنگوں میں سکوڈا ورکس یوگوسلاویہ، رومانیہ اور چیکوسلواکیہ کے لئے اسلحہ جات کا کام دیتا رہا تھا۔ نازیوں نے اس صنعت کو وسعت دی اور اس سے اپنے لئے ہتھیار تیار کرائے۔ دوسری عالمگیر جنگ اور چیکوسلواکیہ پر اشتراکیوں کے قبضہ کے بعد یہ کارخانہ روس اور یورپ اور ایشیا میں اس کے طفیلی ملکوں کو اسلحہ فراہم کرنے کی خدمت پر مامور کر دیا گیا۔

روس امریکی ہوابازوں کی رہائی کے معاملے میں مداخلت کرے گا

لندن ۱۴ر دسمبر۔ امریکہ کے مبصرین کا خیال ہے کہ امریکی ہوابازوں کی رہائی کا معاملہ روس اپنے ہاتھوں میں لے لے گا۔ یاد رہے کہ امریکی ہوابازوں کا معاملہ اشتراکی چین اور امریکہ کے درمیان نازک مراحل پر پہنچ گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اس تنازعہ کے متعلق اشتراکی چین کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے۔ اس سے پیشتر بھی اشتراکی چین سے ان امریکی ہوابازوں کی رہائی کی اپیل کی جا چکی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک موثر ثابت نہیں ہوئی۔ روس کی مداخلت کی رپورٹ نیویارک کے اخبار سنڈے ٹائمز نے شائع کی ہے۔ نامہ نگار نے انکشاف کیا ہے۔ کہ اشتراکی چین کے اس رویہ پر روس میں پسندیدگی کا اظہار نہیں کیا جا رہا ان ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ سوویٹ یونین امریکی ہوابازوں کو رہا کرانے میں اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کرے گی۔

بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا خواہاں ہے

لکھنؤ ۱۴ر دسمبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ بھارت پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا خواہاں ہے۔ اور وہ اپنے تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ اس قسم کے تعلقات پیدا کرنا چاہتا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ پاکستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات اس لئے بھی ضروری ہیں۔ کہ اس پر دونوں ملکوں کی سلامتی اور بہتری کا انحصار ہے۔

اپنے آئندہ دورہ انڈونیشیا اور کولمبو میں افریقی ایشیائی کانفرنس کے سلسلے میں وزرائے اعظم کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ وہ یہ نہیں برداشت کر سکتے۔ کہ غیر ایشیائی ممالک ایشیائی مسائل کا حل تلاش کریں۔ البتہ مجھے ان ملکوں کی ایشیائی ملکوں کے ساتھ دلچسپی پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

افغانستان میں معدنیات کی تلاش

پشاور ۱۴ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان ملک میں موجود بعض معدنیات کی کھدائی کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں دو برطانوی ماہرین حکومت افغانستان کی درخواست پر ابتدائی بات چیت کے لئے کابل پہنچ رہے ہیں۔

اقلیتوں کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنے کا وعدہ

نئی دہلی ۱۴ر دسمبر۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ مسٹر سمپورنانند نے ایک انٹرویو میں اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ اور مساویانہ سلوک کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے ہم اقلیتی فرقوں کے افراد کو ایک آزاد جمہوری ریاست کے شہریوں کی حیثیت دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

روسی ثقافتی وفد افغانستان میں

پشاور ۱۴ر دسمبر۔ روس کا ایک ثقافتی وفد آج کل کابل کا دورہ کر رہا ہے۔ روسی ثقافتی وفد کا دورہ روس اور افغانستان کے درمیان ثقافتی تعلقات بڑھانے کی طرف پہلا قدم ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کا ایک ثقافتی وفد جلد ہی روس جائے گا۔

تجارتی نرخ

ماش سیاہ ۱۱/۰ روپے تا ۱۱/۸ روپے۔ ماش سبز ۱۱/۸ روپے تا ۱۲/۸ روپے۔ مونگ ہارون آباد ۱۰/۸ روپے۔ مونگ پنجاب ۹/۸ روپے۔ مسور سندھ ۲۳/۰ روپے۔ مسور پنجاب ۱۲/۰ روپے۔ چنے سیاہ ۷/۲ روپے تا ۷/۴ روپے۔ چنے سفید ۱۲/۸ روپے تا ۱۴/۸ روپے۔ لوبیا سفید ۳۰/۰ روپے۔ باجرہ ۱۲/۸ روپے۔ چاول باسمتی ۲۴/۰ روپے تا ۳۰/۰ روپے۔ چاول سفید موٹا ۱۰/۱۲ روپے تا ۱۱/۸ روپے۔ چاول ٹوٹا ۱۵/۰ روپے تا ۱۶/۰ روپے۔ بیسن ۹/۸ روپے۔ دال چنے ۸/۸۔ دال ماش ۱۵/۰ روپے۔ دال مسور ۱۵/۰ روپے۔ دال مونگ ۱۴/۰ روپے۔ دال ماش سفید ۲۰/۰ روپے تا ۲۲/۰ روپے۔ دال مونگ سفید ۱۹/۰ روپے تا ۲۰/۰ روپے۔ دال ماش سپیشل ۱۸/۰ روپے۔ دال مونگ سپیشل ۱۷/۰ روپے

صرافہ

سونا پونڈ ۹۵/۰ روپے۔ سونا تیزابی ۹۴/۸ روپے۔ سونا پونڈ ۶۴/۴ روپے۔ چاندی کھوٹی ۱۵۲/۰ روپے۔ چاندی سکہ ۱۴/۰ روپے۔ چاندی تیزابی ۱۵۹/۰ روپے۔ سونا پانسہ ۹۵/۸ روپے۔ سونا تیزابی ۹۵/۰ روپے۔ پونڈ ۶۴/۱۰ روپے۔ چاندی کھوٹی ۱۵۲/۰ روپے۔ چاندی سکہ ۱۴۲/۰ روپے۔ چاندی تیزابی ۱۵۹/۰ روپے

جارحانہ مقاصد کے لئے پاکستان کو فوجی امداد نہیں دی گئی

ہندوستان پر پاکستان کے حملے کا خطرہ نہیں ہے۔ امریکی ناظم امور متعینہ ہند کا بیان

مدراس ۱۶ دسمبر: امریکی ناظم الامور مامور ہند مسٹر ڈونالڈ کینیڈی نے یہاں پر کہا کہ پاکستان کو امریکی امداد جارحانہ مقاصد کے لئے نہیں دی گئی ہے۔ اس بات کا خوف نہیں ہونا چاہئیے کہ پاکستان امریکی فوجی امداد کے بل پر ہندوستان پر حملہ آور ہوگا۔ امریکہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اور اقتصادی ترقی کے لئے امریکہ ہندوستان سے تعاون کے لئے آمادہ ہے۔

فارموسا کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ اگر وہاں کوئی گڑبڑ ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری چین پر ہوگی۔ امریکی طیارچیوں کی نظر بندی سے حصول امن کے امکانات کم ہوگئے ہیں۔

کمیونسٹ پہلے برباد کرنا اور پھر تعمیر کرنا چاہتے ہیں (نہرو)

لکھنؤ ۱۶ دسمبر۔ یو پی اسمبلی کانگرس پارٹی اور کانگرس کمیٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کی مشترکہ میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کمیونسٹوں کی پالیسی پر نکتہ چینی کی کہ وہ پہلے برباد کرنا اور بعد میں از سر نو تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نظریں روس اور چین کے واقعات پر لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ وہی کچھ دہرانا چاہتے ہیں۔ جو روس اور چین میں ہوچکا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہر ملک کی ترقی کا طریقہ الگ ہوتا ہے ہمیں دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن جو کچھ وہاں ہوا۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوشلسٹوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ وہ ایک ایسی پالیسی پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو حیران کن ہے۔

لاہور ۱۶ دسمبر۔ ڈائرکٹر صحت عامہ پنجاب نے میسرز کیمیکو لیبارٹریز ۲/۲۴۳ فیروزپور روڈ لاہور کا لائسنس ادویہ سازی چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا ہے۔ یہ فرم سند یافتہ کیمسٹ کے بغیر دوائیں تیار کرتی تھی اور اسکی

بانہال کی سرنگ کی کھدائی شروع ہوگئی

جموں ۱۶ دسمبر۔ بانہال کی سرنگ کی کھدائی شروع ہوگئی ہے۔ اس سرنگ کی تکمیل کے بعد وادی کشمیر اور ہندوستان کے درمیان تمام سال آمدورفت ہوسکے گی۔ وادی کشمیر کا موجودہ راستہ موسم سرما میں بند ہوجاتا ہے۔ کھدائی کے کام پر اس وقت تین سو مزدور لگائے گئے ہیں۔ سرنگ کی تیاری میں مشینوں سے بھی کام لیا جا رہا ہے۔ پروگرام یہ ہے۔ کہ اس سرنگ کو فروری ۵۶ء تک مکمل کر لیا جائیگا۔

ٹراونکور کوچین کی سوشلسٹ وزارت کو خطرہ

کوچین ۱۶ دسمبر۔ انڈین نیشنل کانگرس نے ٹراونکور کوچین کی پرجا سوشلسٹ وزارت کی حمایت اور اس کے ساتھ تعاون نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ اسمبلی کانگرس پارٹی و ریاستی کانگرس کمیٹی کے ممبروں اور انڈین نیشنل کانگرس کے ۶۰ ویں اجلاس کے ڈیلیگیٹوں کی ایک میٹنگ میں کیا گیا۔ اس فیصلہ کے بعد اب ٹراونکور کوچین میں سوشلسٹ وزارت کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ کیونکہ یہ وزارت کانگرس کی حمایت کے بل پر ہی قائم تھی۔ اس امر کا امکان ہے۔ کہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔ اور وہ مستعفی ہوجائے گی۔

بھارت اپنے اثر و رسوخ سے کام لیکر امریکی ہوابازوں کو رہا کرا دیگا؟

مدراس ۱۶ دسمبر۔ قائم مقام امریکی سفیر مسٹر ڈونالڈ کینیڈی نے اس بات کی امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستان اپنے اثر سے کام لیکر امریکی طیارچیوں کو رہا کرا دے گا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ امریکہ نے ابھی تک ہندوستان سے ان قیدیوں کی رہائی کے لئے مداخلت کی درخواست نہیں کی ہے نئی دہلی میں یہ عام خواہش ہے۔ کہ امریکہ اور چین کے اس نزاع کا تصفیہ ہو جائے۔ لیکن دہلی کے مبصرین کا کہنا ہے۔ کہ امریکہ اور چین کے نظریات کے اختلاف کے پیش نظر واقعہ کی اصل حقیقت کو معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔ اور چین کے اقوام متحدہ کا رکن نہ ہونے کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ مسٹر ہیمر شولڈ نے مسٹر چو این لائی کو براہ راست مخاطب کیا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ وہ نئی دہلی ہوکر پیکنگ جائیں گے۔ یا براہ راست پیکنگ جائیں گے۔

اجمیر ۱۶ دسمبر۔ یہاں ایک کنوئیں سے شہنشاہ جہانگیر کے عہد کا ایک کتبہ ملا ہے۔ اس کتبہ میں ان تاریخی واقعات کا ذکر ہے۔ جو جہانگیر کے سفر اجمیر کے موقعہ پر پیش آئے۔

کپاس کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۱۶ دسمبر۔ پنجاب میں کپاس کی فصل بابت ۱۹۵۴ء کے دوسرے اندازے کے مطابق ستمبر ۱۹۵۴ء کے اختتام تک اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ ۱۵ لاکھ ۱۹ ہزار دو سو ایکڑ تھا۔ جس میں سے دو لاکھ تیس ہزار پانچ سو ایکڑ رقبہ پر دیسی کپاس اور ۱۲ لاکھ ۸۸ ہزار سات سو ایکڑ رقبہ پر امریکی کپاس کاشت کی گئی تھی۔

درخواست دعا

مکرمہ والدہ صاحبہ کرنل سردار محمد حیات خان قیصرانی کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ کمزوری اور تکلیف بڑھ رہی ہے۔ احباب کرام اور جملہ احباب کی خدمت میں یہ عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ موصوفہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا وجود ہم میں دیر تک قائم رکھے آمین

مبشر احمد